سوال

(293) طلاق کے متعلق ایک نقطہ نظر کی وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طلاق کے مندرجہ ذیل نکتۂ نظر کی وضاحت کریں۔

ہفت روزہ ''اہلحدیث'' مجریہ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ میں ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جو صریحاً مسلک اہلحدیث کے خلاف ہے سوال یہ تھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو ہر ماہ ایک طلاق ارسال کرکے تین طلاق کا نصاب پورا کردیتا ہے، کیا اس کے بعد رجوع کا تعلق ہے یا عورت اس پر دائمی حرام ہوگئی ہے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اگر آدمی وقفہ وقفہ سے تین طلاق دے چکا ہو، جیسا کہ صورت مسئولہ میں ہے تو نہ عدت کے اندر رجوع ممکن ہے اور نہ عدت گزارنے کے بعد نکاح کیا جاسکتا ہے، یہ جواب فقہ حنفی کے مطابق ہے۔ مسلک اہل حدیث کی ترجمانی نہیں کرتا کیونکہ اہل حدیث نکتۂ نظر کے مطابق پہلی طلاق کے بعد جب تک رجوع (دوران عدت) یا نکاح جدید (بعد از عدت) نہ ہو اس وقت تک دوسری اور تیسری طلاق لغو اور غیر مؤثر ہوتی ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں صرف ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے، لہٰذا بعد از عدت اگر عورت رضامند ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کیا جاسکتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس کی مہربانی سے ہماری جماعت میں ایسے ''نامعلوم علما'' موجود ہیں جو وقتاً وقتاً ہماری راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے مسلک اہل حدیث کا طرہ امتیاز ہے کہ اس میں مسائل کے استنباط میں کسی کی اجارہ داری نہیں ہے بلکہ کتاب وسنت کو برتری حاصل ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہے کہ وہ قرآن وحدیث سے شرعی احکام کا استنباط کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو قطعاً خاطر میں نہیں لاتے کہ مذکورہ شرعی حکم کس امام کے مطابق ہے اور کس کے مخالف ہے، الحمد للہ ہمارا اہل حدیث حضرات کا بھی یہی موقف ہے کہ ہم نے شرعی احکام کے بیان کرنے میں کتاب وسنت کو مدنظر رکھا ہے۔ وہ کس کے مطابق یا مخالف ہے ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔ زیر نظر مسئلہ میں ہمارے موقف کی بنیاد یہ ہے کہ ہم ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق کو ایک رجعی شمار کرتے ہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز سے دی گئی تین طلاق کو ایک رجعی طلاق قرار دیا ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۶۵، ج ۱]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مجلس تبدیل ہو جائے، مثلاً: ہر ماہ ایک طلاق دے، اس طرح تین مہینوں میں نصاب طلاق (تین طلاق) مکمل کردے تو اس نے مکمل طور پر اپنی بیوی کو زوجیت سے فارغ کردیا ہے۔ اگر اس انداز سے دی گئی تین طلاق کو ایک رجعی شمار کرنا ہے تو مجلس اور غیر مجلس کی تفریق بے سود اور لایعنی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ''طلاق سنت کا بیان'' اس کے تحت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی وضاحت نقل کی ہے کہ طلاق سنت حالت طہر میں ہم بستری کیے بغیر طلاق دینا ہے، پھر حیض کے بعد طہر میں طلاق دے، پھر اس طرح آیندہ حیض کے بعد طہر میں طلاق دے۔ [نسائی، الطلاق: ۳۴۲۳]

اس میں پہلی طلاق کے بعد رجوع یا نکاح جدید کی شرط کو بیان نہیں کیا۔ ایسی شرائط محض تکلف ہیں کیونکہ دوران عدت وہ عورت اس کی بیوی رہتی ہے اور وہ اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے وہ عورت دوران عدت بھی طلاق کا محل ہے، ہاں، تیسری طلاق کے بعد اس کا نکاح ختم ہوجائے گا۔ اب دوران عدت رجوع کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بایں الفاظ نقل فرمایا ہے: ''طلاق سنت یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو ہر طہر میں ایک طلاق دے۔ ''آخری طلاق کے بعد بیوی اس عدت کو پورا کرے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ [سنن بیہقی، ص: ۳۳۲، ج۷]

ہمارے ''مہربان'' نے ہر ماہ طہر میں دی ہوئی تین طلاق کو ایک رجعی شمار کرکے عدت گزرنے کے بعد جو نکاح ثانی کا مشورہ دیا ہے وہ جمہور اہل علم کے موقف کے بالکل خلاف ہے۔ اسے کسی کا تفرد یا انفرادی طور پر موقف تو قرار دیا جاسکتا ہے لیکن مسلک اہل حدیث کی ترجمانی نہیں کہا جاسکتا۔ واضح رہے کہ ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ اپنے موقف کو بیان کیا ہے۔ بصورت اس پر مزید دلائل بھی دیے جاسکتے ہیں۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:308